یا اللہ! میں حاضِر ہوں

6-June-2024

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(for Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی آلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَانُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

زَیِّنُوْا مَجَالِسَکُمْ بِالصَّلَاۃِ عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمْ عَلَیَّ نُوْرٌ لَّکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

یعنی تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُود پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُود پڑھنا بروزِ قِیامت تمہارے لئے نُور ہو گا۔ (جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] اے عاشقانِ رسول! ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنایئے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ علم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پڑھنے پر بے ہوش ہو گئے

حضرت علی اَوسط یعنی امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عنہ شہزادۂ مصطفےٰ، شہیدِ کربلا، امام عالی مقام، حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عنہ کے شہزادے ہیں۔ بہت مُتَّقی پرہیز گار، صاحبِ تقویٰ، اور خوفِ خدا والی شخصیت تھے۔

(خوفِ خدا دو قسم کا ہے: (1): وہ خوفِ خدا جو ہم جیسے گناہ گاروں کو ہوتا ہے، یعنی اللہ پاک کے عذاب کا خوف، اللہ پاک کی گرفت کا خوف کہ کہیں گناہوں کی وجہ سے ہماری پکڑ نہ ہو جائے۔ (2): جبکہ اولیائے کرام، اللہ پاک کے نیک بندوں کو جو خوف ہوتا ہے، وہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کا خوف ہے، اللہ پاک کے قُرب سے دُوری کا خوف ہے کہ اللہ پاک کے قُرب کی جو نعمت ہمیں نصیب ہے، اللہ نہ کرے یہ نعمت ہم سے واپس نہ لے لی جائے۔)

---

[1] ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

حضرت امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عنہ کا خوفِ خدا دُوسری قسم کا تھا ایک مرتبہ آپ نے حج کے لئے اِحْرام باندھا، تو اِحْرام باندھتے ہی آپ کا چہرۂ مبارک زَرد ہو گیا، خوفِ خدا کے غلبے کے سَبَب تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك) نہ پڑھ سکے۔لوگوں نے عَرْض کیا: عَالِی جاہ! آپ تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك) کیوں نہیں پڑھتے؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ جب میں لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك پڑھوں تو لَا لَبَّیْك نہ فرما دیا جائے، یعنی اللہ پاک کی بارگاہ میں سے یہ جواب نہ آ جائے کہ تمہارا حاضر ہونا قبول نہیں۔ لوگوں نے عَرْض کیا: عَالِی جاہ! اِحْرام باندھ کر تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك) پڑھنا ضروری ہے۔اب امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عنہ نے شَرْعی حکم پر عمل کرنے کے لئے پڑھنا شروع کیا: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك...

یہ پڑھا ہی تھا کہ خُوفِ خدا غالِب آ گیا اور آپ رَضِیَ اللہُ عنہ غش کھا کر زمین پر تشریف لے آئے۔حج کے دوران آپ کی یہی کَیفیَّت رہی، مِنٰی میں، عرفات میں، صفا مروہ پر جب بھی آپ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْك پڑھتے تو آپ پر بے ہوشی طاری ہو جاتی۔[1]

امام زین العابدین رَضِیَ اللہُ عنہ پر اللہ پاک کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے...!!

اے عاشقانِ رسول! حج کے ایام قریب آرہے ہیں، قافلے سوئے حرم روانہ ہونے کو تیار ہیں، جن خوش نصیبوں کا نام اس سال کے حاجیوں کی فہرست میں آ چکا ہے، وہ زور و شور سے، شوق و محبت کے ساتھ تیاریوں میں مَصروف ہوں گے، اِحْرام خریدے جا رہے

1...تاریخ الاسلام، حرف العین، جلد:3، صفحہ:182۔

ہوں گے، ضروری سامان پیک کیا جارہا ہو گا، کچھ ہی دنوں میں قافلے سوئے حرم روانہ ہونا شروع ہو جائیں گے، کاش ہم بے کسوں، گنہگاروں کو بھی یہ سَعادت ملے، ہم بھی حج کریں، صَفامَروہ کی سَعی کریں، میدانِ عرفات میں قیام ہو، مِنٰی میں قربانی کریں، حَجَرِ اَسْود کو جھوم جھوم کر بوسے دینے کی توفیق نصیب ہو جائے اور کاش! صد کروڑ کاش! جھوم جھوم کر کعبہ شریف کے گرد پروانہ وار پھیرے لگانے (یعنی طواف کرنے) کی سعادت مل جائے۔

حاجی اور محبّتِ اِلٰہی کا عملی اظہار

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کرنے کی بات ہے! یہ کیسا خوبصورت منظر ہے کہ اللہ پاک کا بندہ، جسے اللہ پاک نے تخلیق فرمایا، جسے اللہ پاک نے سانسیں عطا کیں، زندگی عطا کی، طاقت عطا کی، وہ بندہ اِحْرام باندھ کر اللہ پاک کے حکم پر عمل کرتے ہوئے، مکہ میں پہنچتا ہے، لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضِر ہوں، یااللہ! میں حاضِر ہوں) کی صدائیں لگاتا ہے اور عملی طور پر یہ اقرار کر رہا ہوتا ہے کہ یا اللہ! میں تیرا ہی بندہ ہوں، تُو ہی میرا ربّ ہے، اے اللہ پاک! میں تیری پاک بارگاہ میں حاضر ہوں، اے رَبِّ رحمٰن ورحیم! تو نے مجھے کعبہ کے گرد طَواف کرنے کا حکم دیا میں طَواف کرنے حاضر ہوں، یارَبِّ کریم! تو نے مجھے میدانِ عرفات میں قیام کا حکم دیا، میں اپنا گھر بار چھوڑ کر، دُور دراز کا سَفر کر کے، گرمی اور سخت دھوپ کی پرواکئے بغیر میدانِ عرفات میں حاضِر ہو گیا ہوں۔

الغرض یہ کتنا خوبصورت اور عشق بھرا انداز ہے، اس میں محبتِ اِلٰہی کی کیسی جھلک پائی جاتی ہے کہ بندہ اپنے رَبّ کی بارگاہ میں عَرض کرتا ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (یعنی میں حاضر ہوں، اے اللہ پاک! میں حاضر ہوں)۔

تَلْبِیَہ کے فضائل پر 3 احادیث

(1): ہمارے آقا و مولا، مکی مدنی مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: مَامِنْ مُلَبٍّ یُلَبِّی اِلَّا لَبّٰی مَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ مِنْ شَجَرٍ وَّحَجَرٍ حَتّٰی تَنْقَطِعَ الْاَرْضُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا یعنی جب تَلْبِیَہ (یعنی لَبَّیْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْکَ) پڑھنے والا تَلْبِیَہ پڑھتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں اور بائیں جانب زمین کے آخری کنارے تک جتنے درخت ہیں، جتنے پتھر ہیں وہ سب کے سب تَلْبِیَہ پڑھتے ہیں۔[1] (2): ایک حدیث شریف میں ہے: رسولِ اکرم، نورِ مُجَسَّم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: جس نے اس حال میں صبح کی کہ وہ اِحرام باندھے ہوئے تھا، تَلْبِیَہ پڑھ رہا تھا (اور سارادِن اسی حال میں رہا) یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، تو یہ جو سورج غروب ہوا ہے، یہ اس کے گناہوں کو ساتھ لے کر ڈوب گیا، اب یہ بندہ ایسے ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔[2] (3): رسولِ رحمت، شَفیعِ اُمَّت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: 3 آوازیں ایسی ہیں جن پر اللہ پاک فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے: (1): اذان کی آواز (2): راہِ خدا میں تکبیر (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر) کہنے کی آواز اور (3): تَلْبِیَہ پڑھنے کی بلند آواز۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میدانِ محشر میں لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْک کی دُھوم دھام

حضرت وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تورات شریف (جو آسمانی کتاب

1... صحیح ابنِ خزیمہ، کتاب المناسک، باب ذکر تلبیۃ الاشجار، صفحہ: 601، حدیث: 2634۔
2... جامع صغیر، صفحہ: 515، حدیث: 8461۔
3... جامع صغیر، صفحہ: 211، حدیث: 3492۔

ہے، حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام پر نازل ہوئی، اس کتاب) میں لکھا ہے: اللہ پاک روزِ قیامت اپنے 7 لاکھ مُقَرَّب فرشتوں کو سونے کی زنجیریں عطا فرمائے گا اور حکم دے گا کہ ان زنجیروں کے ساتھ کعبہ شریف کو میدانِ محشر میں لے آؤ! فرشتے جائیں گے، ان سونے کی زنجیروں کے ساتھ کعبہ شریف کو باندھیں گے، پھر ایک فرشتہ پکار کر کہے گا: اے کعبہ! چل...!! کعبہ شریف کہے گا: میں نہیں چلوں گا جب تک میرا سوال پورا نہ ہو جائے۔ فضائے آسمانی سے ایک فرشتہ پکارے گا: اے کعبہ! سوال کر تیرا سوال پورا کیا جائے گا۔ اب کعبہ شریف اللہ پاک کی بارگاہ میں عَرْض کرے گا: اے اللہ پاک! میرے پڑوس میں دفن ہونے والے مومنوں کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ آواز آئے گی: میں نے تیری درخواست قبول فرما لی (یعنی تیرے پڑوس میں جو مومن دفن ہیں اُن سب کے حق میں تیری شفاعت قبول کرلی گئی۔) چنانچہ جن مسلمانوں کو مکہ مکرمہ میں دفن ہونے کی سعادت ملی ہوگی، اُن کو جمع کیا جائے گا، اُن کے چہرے سفید چمکدار ہوں گے، وہ سب احرام کی حالت میں کعبہ کے گرد جمع ہو جائیں گے اور ان سب کی زبان پر ایک ہی کلمہ ہو گا: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں یااللہ! میں حاضر ہوں)۔

اب فرشتے کعبہ شریف کو کہیں گے: اے کعبہ! اب چل...!! اب تَو تیرا سوال پورا ہو چکا۔ کعبہ شریف کہے گا: میں نہیں چلوں گا جب تک میری درخواست قبول نہ ہو جائے۔ فضائے آسمانی سے ایک فرشتہ پکار کر کہے گا: اے کعبہ! تو مانگ تجھے دیا جائے گا۔ کعبہ شریف کہے گا: اے اللہ پاک! تیرے گناہ گار بندے جو دُور، دُور سے غُبار آلُود ہو کر میرے پاس آئے، انہوں نے اپنے اہل و عیال، عزیز رشتہ داروں کو چھوڑا اور تیرے حکم پر عَمَل کرتے ہوئے، میری زیارت کے شوق میں آئے اور حج کیا، اے رَبِّ کریم! میں تجھ

سے سوال کرتا ہوں کہ ان حاجیوں کے حق میں بھی میری شفاعت قبول فرما، ان کو قیامت کی گھبراہٹ سے امن عطا فرما اور انہیں میرے گرد جمع فرما دے۔ اللہ پاک فرمائے گا: اے کعبہ! میں نے ان کے حق میں بھی تیری شفاعت قبول کی۔ اب فرشتہ اعلان کرے گا: جس نے کعبہ کی زیارت کی تھی، وہ دیگر لوگوں سے الگ ہو جائے۔ یہ اعلان سُن کر اَہْلِ محشر میں سے وہ تمام لوگ جو کعبہ کی زیارت سے مشرف ہوئے ہوں گے، جنہوں نے حج کی یا عمرے کی سَعادت حاصل کی ہوگی، وہ سب کے سب الگ ہو کر کعبہ شریف کے گرد جمع ہو جائیں گے، ان کے چہرے سفید ہوں گے اور جہنّم سے بے خوف ہو کر کعبہ شریف کا طَواف کر رہے ہوں گے، ان کی زبانوں پر بھی ایک ہی کلمہ ہو گا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں)۔ پھر فرشتہ پکارے گا: اے کعبہ! اب تو تیرا سوال پورا ہو گیا اب تو چل...! اب کعبہ شریف بھی تَلْبِیَہ پڑھے گا، (یعنی کعبہ شریف بھی کہے گا: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں)، پھر کعبہ شریف کو اس شان سے میدانِ محشر میں لایا جائے گا کہ دُنیا میں کعبے کی زیارت کرنے والے اس کے گرد طواف کر رہے ہوں گے اور ان سب کی زبانوں پر یہ کلمات ہوں گے: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضِر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں)۔ [1]

اے عاشقانِ رسول! غور فرمایئے! لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ پڑھنے کی کیسی برکت ہے، میدانِ محشر...! 50 ہزار سال کا دن، تانبے کی دہکتی ہوئی زمین، سوا میل پر رہ کر آگ برساتا سورج، جہنم سامنے، جنت سامنے، پُل صراط لگا دیا جائے گا، سامنا قہر کا ہو گا، اعمال تولے جا رہے ہوں گے، اس وقت کعبہ شریف کی زیارت کرنے والے، طَوافِ خانۂ کعبہ کا شرف

1...الروض الفائق، صفحہ:48۔

پانے والے، لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی صدائیں لگانے والے، روزِ قیامت میدانِ محشر میں اس شان سے آئیں گے کہ کعبہ شریف ان کے ساتھ ہو گا، یہ خوش نصیب طوافِ کعبہ میں مصروف ہوں گے اور جھوم جھوم کر لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی صدائیں لگارہے ہوں گے۔

اللہ کریم ہمیں بھی کعبہ شریف کی زیارت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں بھی حج کی سَعادت نصیب ہو، عمرہ کرنے، صفاو مروہ کی سَعی کرنے، منیٰ و عرفات میں ٹھہرنے کی توفیق نصیب ہو، کاش !ہم بھی جھوم جھوم کر لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی صدائیں لگائیں اللہ پاک ہمیں توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

ہر نماز سے پہلے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ پڑھتے...!

اے عاشقانِ رسول! عموماً تَلْبِیہ (یعنی لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ) احرام باندھ کر ہی پڑھا جاتا ہے لیکن اگر ہم اس کے معنیٰ پر غور کریں تو اس لحاظ سے ایک مسلمان کی زندگی کا ایک لمحہ میں بھی ایسا نہیں ہے، جو اس سے جُدا ہو کر گزر سکے، مسلمان کا معنیٰ ہی یہی ہے: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے حکم پر سر جھکا دینے والا، لہٰذا مسلمان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ اِسی تصور کے ساتھ، اِسی یقین کے ساتھ اور اِسی شوق اور جذبے کے ساتھ گزرنا چاہیئے کہ اس کے دل سے، اس کے دماغ سے، اس کی زبان سے، اس کے پورے جسم سے، اس کے ایک ایک فعل سے، اس کی ایک ایک سوچ سے، ایک ایک خیال سے یہ آواز پیدا ہو رہی ہو: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ (میں حاضر ہوں، یا اللہ !میں حاضر ہوں)۔ ہمارے آقا و مولا مکی مدنی مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا مبارک انداز تھا، رات کو جب نماز پڑھا کرتے (یعنی رات کے نوافل ادا

فرماتے) تو نماز شروع کرنے سے پہلے کہا کرتے تھے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں، یااللہ میں حاضر ہوں) اور بعض روایات کے مطابق ہر فرض نماز سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پڑھتے تھے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں، یااللہ میں حاضر ہوں)۔[1]

ہر صبح لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کہو...!!

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ۔ رسولِ اکرم ،نورِ مُجَسّم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے انہیں ایک مرتبہ ایک دعا سکھائی اور یہ حکم دیا کہ خود بھی اور اپنے اہل خانہ کو بھی پابندی کے ساتھ روزانہ یہ دعا پڑھایا کریں، وہ دعا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: قُلْ حِینَ تُصْبِحُ یعنی اے زید! صُبح کے وقت یہ کہا کرو! لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ یعنی میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں، تجھ سے سَعادت کا سُوال کرتا ہوں، ساری کی ساری بھلائیاں تیرے ہی دستِ قدرت میں ہیں۔[2]

دیکھئے! پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ہر روز لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی۔

معلوم ہوا لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ پڑھنا صرف حج و عمرہ کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ انسان کو چاہئے کہ ہر روز محبّتِ اِلٰہی سے سرشار ہو کر اپنے رَبِّ رَحْمٰن ورحیم کی بارگاہ میں عرض کرے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ میں حاضر ہوں۔

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کا معنیٰ

حضرت علامہ ابن رَجَبْ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ جو

1...شرح حدیثِ لبیك اللھم لبیك، صفحہ:25۔
2...مسندِ احمد، مسند الانصار، جلد:9، صفحہ:26، حدیث:22290۔

جملہ ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ اس میں لفظِ لَبَّیْكَ دو مرتبہ آیا ہے اور عربی کا قاعدہ ہے کہ جب لفظ کو تکرار کے ساتھ لایا جاتا ہے، یعنی ایک لفظ کو دہرایا جاتا ہے، تو اس میں تکرار کا معنی پیدا ہو جاتا ہے، مطلب یہ کہ جب بندہ کہتا ہے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ تو اس کا معنی صِرْف یہ نہیں کہ یا اللہ! میں ایک بار حاضِر ہوں یا صِرْف آج حاضِر ہوں بلکہ اس کا معنی ہے: یا اللہ پاک! جب جب تیرا حکم ہو، تب تب میں حاضِر ہوں، ہمیشہ حاضِر ہوں، کسی ایک وقت بھی میں تیرے حکم سے پیچھے نہ ہٹوں گا۔(1)

علّامہ ابن رجب رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم کے مطابق جب بندہ ہر روز صبح کے وقت یہ کہے گا: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (میں حاضر ہوں یا اللہ! میں حاضر ہوں) تو اس کا مطلب یہ ہو گا: یا اللہ پاک! میں نے صُبح اس حال میں کی ہے کہ میں تیری دعوت کو قبول کرنے والا ہوں، تُو نے جس بات کا حکم دیا میں اُس پر عمل کرنے والا ہوں، تُو نے جس بات سے مجھے منع فرمایا میں اُس سے رکنے والا ہوں، میں تیری اطاعت پر قائم ہوں، تیرے حکم کی طرف جلدی کرنے والا ہوں۔ پس جب بندہ اپنی زبان سے یہ کہے گا، تو اب اُس پر لازم ہے کہ اپنے عمل سے اِس کے مطابق چلے تاکہ اس کی زبان اور اُس کا کردار ایک جیسا ہو جائے۔(2)

اللہ پاک کے اَحکام اور بندۂ مؤمن کا رَدِّ عمل

اے عاشقانِ رسول! اب غور کیجئے ...! سرورِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صلی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں تعلیم دی کہ ہر روز بندہ اپنے رَبّ کی بارگاہ میں شوق و ذوق کے ساتھ اقرار کرے:

1... شرح حدیثِ لبیك اللھم لبیك، صفحہ: 23۔
2... شرح حدیثِ لبیك اللھم لبیك، صفحہ: 26۔

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ (یعنی یااللہ! میں تیرے ہر ہر حکم پر سر جھکاتا ہوں)، ہم غور کریں ! اللہ پاک نے ہمیں کس کس بات کا حکم دیا ہے ؟رَبّ فرماتا ہے:

اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:43)	ترجَمہ کنزُالایمان: نماز قائم رکھو۔

اب ہم نے کیا کہنا ہے ؟لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

اللہ پاک فرماتا ہے:

اٰتُوا الزَّكٰوةَ (پارہ:1، سورۂ بقرۃ:43)	ترجَمہ کنزُالایمان: زکوٰۃ دو۔

ہم نے کیا کہنا ہے ؟لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ نے فرمایا:

كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ (پارہ:2، سورۂ بقرۃ:183)	ترجَمہ کنزُالایمان: تم پر روزے فرض کیے گئے۔

ہم نے کیا کہنا ہے ؟لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اُدْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً (پارہ:2، سورۂ بقرۃ:208)	ترجَمہ کنزُالایمان: اسلام میں پورے داخل ہو۔

بندے نے کیا کہنا ہے ؟لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ (پارہ:3، سورۂ بقرۃ:254)	ترجَمہ کنزُالایمان: ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:102)	ترجَمہ کنزُالایمان: اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

لَا تَاْكُلُوا الرِّبٰۤوا (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:130)	ترجَمہ کنزُالعرفان: سود نہ کھاؤ۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا (پارہ:4، سورۂ آلِ عمران:156)	ترجَمہ کنزُالایمان: ان کافروں کی طرح نہ ہونا۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (پارہ:5، سورۂ نساء:29)	ترجَمہ کنزُالایمان: آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ۔

یعنی رشوت نہ کھاؤ، سُود نہ کھاؤ، ناحق دوسرے کے مال پر قبضہ مت کرو، بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (پارہ:5،سورۂ نساء:59)	ترجَمہ کنزُالایمان: حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (پارہ:6،سورۂ مائدہ:1)	ترجَمہ کنزُالایمان: اپنے قول(عہد) پورے کرو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ (پارہ:22،سورۂ احزاب:41)	ترجَمہ کنزُالایمان: اللہ کو بہت یاد کرو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ (پارہ:22،سورۂ احزاب:70)	ترجَمہ کنزُالایمان: اور سیدھی بات کہو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (پارہ:26،سورۂ حجرات:1)	ترجَمہ کنزُالایمان: اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

رَبّ فرماتا ہے:

وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ؕ﴿۸﴾ (پارہ:29، سورۂ مزمل:8)	ترجَمہ کنزُالایمان: اور سب سے ٹوٹ کر اسی کے ہو رہو۔

بندے نے کیا کہنا ہے؟ لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔

الغرض...! اللہ کریم نے اپنے بندے کو جتنی باتوں کا حکم دیا، جتنی باتوں سے منع کیا، بندہ ہر روز صبح کے وقت اٹھ کر، اس کا اظہار کرے، اس کا اقرار کرے اور کہے: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ یعنی اللہ پاک جتنے تیرے احکام ہیں، میں سب پر سر جھکاتا ہوں، تُو نے جتنی باتوں سے مجھے منع کیا ہے ان سب کو مانتا ہوں۔

اللہ پاک! ہمیں تعلیمِ مصطفےٰ کے مطابق ہر روز صبح کو یہ دُعا پڑھنے اور صحیح معنوں میں اس کے تقاضوں (**Requirements**) پر عَمَل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عَمَلاً رَبّ کے حُضُور سر جھکانے کی برکتیں

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک ہمارا رَبّ ہے ۞ اس نے ہمیں پیدا کیا ۞ زِندگی عطا کی ۞ ہم دیکھتے ہیں تو اس کی عطا کی ہوئی آنکھ سے دیکھتے ہیں ۞ سنتے ہیں تو اس کے عطا کردہ کانوں سے سنتے ہیں ۞ پکڑتے ہیں تو اس کے عطا کردہ ہاتھوں سے پکڑتے ہیں ۞ اسی نے سانسوں کی نعمت عطا کی ۞ اسی نے چلنے کی طاقت بخشی ۞ اسی نے ہمارے لئے زمین کا فرش بچھایا ۞ اسی نے نیلے آسمان کی چھت بنائی ۞ ہمارا رَبّ رحمٰن و رحیم ہی ہے جو ہمارے لئے بارش برساتا ہے بیج سے درخت بناتا اور ہمیں پھل عطا فرماتا ہے ۞ اسی نے ہمیں ہزاروں، لاکھوں، کروڑوں بلکہ اتنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں کہ ہم گنتی کرنا بھی چاہیں تو

نہیں کر سکتے۔

اندازہ کیجئے! جس رَبِّ کریم نے بِن مانگے ہمیں اتنا کچھ عطا فرمایا ہے، جب ہم اس رَبِّ رحمٰن کے اَحکام کے سامنے سر جھکائیں گے تو وہ مہربان رَبّ ہم پر کیسی کیسی نوازشات فرمائے گا۔

رَبّ کی رضا کے لئے حکومت چھوڑ دی

حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ مشہور ولیُ اللہ ہیں، توبہ سے پہلے آپ امیر زادے تھے، بعض روایات کے مطابق آپ بَلْخ کے شہزادے (*Prince*) تھے، ایک بار اپنے محل کے قریب ہی کہیں تشریف فرما تھے۔ ایک شخص آیا، وہ محل کے اندر داخل ہونا چاہتا تھا۔ اس سے پوچھا گیا: کہاں جانا چاہتے ہو؟ کس کام سے آئے ہو؟ کہنے لگا: میں مسافر خانے میں آیا ہوں، رات گزارنا چاہتا ہوں۔ اُس سے کہا گیا: یہ مسافر خانہ تو نہیں ہے، یہ تو شہزادے کا محل ہے، اُس شخص نے کہا: اچھا بتاؤ تو یہ کس کا محل ہے؟ کہا گیا: ابراہیم بن ادھم کا، پوچھا گیا: ابراہیم بن ادھم سے پہلے یہاں کون تھا؟ کہا گیا اِس کے والد، اُن سے پہلے کون تھا؟ اُن کے والد، اُن سے پہلے کون تھا؟ اُن کے والد، تو کہا: مسافر خانہ اِسی کو تو کہتے ہیں کہ ایک آئے ایک چلا جائے۔ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللهِ عَلَیہ ساری بات سن رہے تھے یہ بات آپ کے دل پر اثر کر گئی، آپ اُس شخص کے پیچھے پیچھے چل پڑے اور پوچھا: بھائی تم کون ہو؟ اُس شخص نے جواب دیا: میں خضر ہوں اور تجھے تیرے رَبّ کے رستے پر ڈالنے آیا ہوں (یعنی تم اس کام کے لئے پیدا نہیں ہوئے، شہزادہ بن کر عیش و عشرت میں، رَبّ کی نافرمانیوں میں، رَبّ سے دُور رہ کر زندگی گزارنے کے لئے پیدا نہیں ہوئے، جس کام کے لئے پیدا ہوئے ہو، میں

تمہیں اس کام پر لگانے آیا ہوں۔) حضرت ابراھیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عَرض کیا: ٹھیک ہے، آپ جو راستہ بتاتے ہیں میں اس راستے پر چلتا ہوں لیکن میرے کچھ دنیاوی کام ہیں، میں شہزادہ ہوں، مصروفیات ہیں، بہت سارے کام ہیں، میں وہ کام نمٹا کے پھر آ جاتا ہوں، حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: نہیں، جو کام میں تمہیں کہہ رہا ہوں اس سے جلدی کا کوئی کام نہیں ہے، باقی سب کچھ اس کے بعد کرنا۔

جب تک تم دنیا کے کام ختم کرو گے اس وقت تک بہت دیر ہو چکی ہو گی لہذا ابھی یہیں سے چلو، چنانچہ حضرت ابراھیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ حضرت خضر عَلَیْہِ السَّلَام کے ساتھ چل پڑے، جنگل کی طرف نکل گئے راستے میں ایک چرواہا ملا آپ نے جو شاہانا لباس پہنا ہوا تھا وہ اتار کر اُس چرواہے کو دے دیا اور اُس کا لباس جو پھٹا پرانا تھا وہ خود پہن کر جنگلوں کی طرف چلے گئے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ موقع تھا جب حضرت ابراھیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عملی طور پر لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ کہا، یعنی جس کام کے لئے انسان دنیا میں آیا ہے، رَبّ کی عبادت کرنا، نیکیاں کمانا، آخرت کی فکر کرنا، آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کرنا، حضرت ابراھیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اس میں مصروف ہو گئے، اب دیکھئے...! حضرت ابراھیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے عملی طور پر اپنے رَبّ کی بارگاہ میں اقرار کیا: لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ آپ نے یہ زبان سے نہیں کہا، اپنے عمل سے اس بات کا اظہار کیا، تو ملا کیا؟

مچھلیاں سونے کی سوئیاں لے کر حاضر ہوئیں

حضرت شیخ فرید الدین عطار رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک دن حضرت ابراھیم بن

1... سبع سنابل، صفحہ: 221-222۔

ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ دریائے دَجلَہ کے کنارے بیٹھے اپنے لباس کو پیوند لگا رہے تھے۔ ایک شخص قریب سے گزرا وہ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو پرانے زمانے سے جانتا تھا اس کو پتا تھا کہ یہ پہلے شہزادے تھے، پھر انہوں نے بادشاہت چھوڑ دی اور رَبّ کے رستے پر نکل پڑے جب اس شخص نے حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو دریائے دَجلَہ کے کنارے بیٹھے اپنے لباس میں پیوند لگاتے ہوئے دیکھا تو کہا: اے ابراہیم! حکومت چھوڑ کر تم نے کیا پایا؟ ایک لباس وہ بھی پھٹا پرانا اور اس کو بھی اپنے ہاتھوں سے پیوند (***Patch***) لگا رہے ہو، پہلے شاہانا لباس ہوتے تھے، آس پاس سینکڑوں خادم ہوا کرتے تھے، ان کو چھوڑ کر کیا پایا؟ حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب یہ سنا تو اپنی سوئی دریا میں ڈال دی اور پھر فرمایا: اے مچھلیو! میری سوئی واپس کرو، یہ سننے کی دیر تھی کہ مچھلیاں اپنے منہ میں سونے کی سوئیاں لے کر پانی کی سطح پر آ گئیں، حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یہ نہیں، مجھے اپنی سوئی چاہیے، تو ایک مچھلی اپنے منہ میں حضرت ابراہیم بن ادھم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی سوئی لے کر حاضر ہوئی آپ نے اس سے اپنی سوئی وصول فرمالی اور اس شخص کو فرمایا: اے شخص! میں نے حکومت چھوڑ کر یہ پایا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رَبِّ کی رحمت چھما چھم برستی ہے

اے عاشقانِ رسول! یہ حقیقت ہے جب بندہ حقیقت میں عملی طور پر یہ کہہ دیتا ہے: لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ پھر سب کچھ چھوڑ کر رَبّ کا ہو جاتا ہے، جب بندہ اقرار کرلیتا ہے میں

---

1 ...تذکرۃ الاولیاء، ابراہیم بن ادہم، صفحہ:82۔

حاضر ہوں، یا اللہ ! میں حاضر ہوں، صرف انہی کاموں میں مصروف رہتا ہے جو رَبّ کی رضا والے ہیں، جن کاموں سے رَبّ نے منع فرمایا ہے ان سے رُکا رہتا ہے، جنت والے رستے پر چلتا ہے، جہنم میں لے جانے والے کاموں سے بچتا ہے تو رَبّ کریم اسے خوب نوازتا ہے، بخاری شریف میں ایک حدیثِ قدسی ہے : اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ بِشِبْرٍ تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ ذِرَاعًا یعنی اگر بندہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک گز بڑھتا ہوں ، وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْهِ بَاعًا اور ایک بندہ اگر میری طرف ایک گز بڑھے تو میں اس کی طرف ایک میل بڑھ جاتا ہوں، وَاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُهٗ هَرْوَلَةً اور اگر بندہ میری طرف چل کر آئے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔[1]

مطلب یہ ہے کہ جب بندہ رَبّ کی رضا والے کاموں کی طرف تھوڑا سا قدم اٹھاتا ہے رَبِّ کریم کی رحمت زیادہ آگے آتی ہے ۞ جب بندہ بالشت بھر رَبِّ کریم کی رضا والے کاموں کی طرف بڑھاتا ہے تو رَبِّ کریم کی رحمت ایک گز بھر اس کی طرف آتی ہے ۞ جب بندہ رب کی رضا والے کاموں میں ایک گز کے برابر بڑھتا ہے تو رَبّ کی رحمت ایک میل کے برابر (یعنی اس سے کئی گنا زیادہ اس کی طرف بڑھتی ہے) ۞ جب بندہ آہستہ آہستہ رب کی رضا والے کاموں کی طرف بڑھتا ہے تو اس کی رحمت گویا کہ دوڑ کر اس بندے کی طرف آتی ہے۔ ذرا اندازہ لگایئے کہ یہ کیسی خوش قسمتی کی بات ہے...! ہم رَبّ کی رضا والے کاموں کی طرف بڑھیں تو سہی پھر دیکھیں! رَبّ کی رحمت ہم پر کیسے برستی ہے۔

1...بخاری، کتاب التوحید، باب مایذکر فی الذات، صفحہ:1787، حدیث:7405۔

اللہ پاک! اپنے بندوں کو فرماتا ہے

حضرتِ علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃُ اللہِ علیہ ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ اللہ کریم ہر روز اپنے بندوں کو پکارتا ہے یہ عبرت ناک پکار ہے اس کو دل کے کانوں سے سنیئے اور اپنے دل میں بسایئے کہ اللہ پاک روزانہ اپنے بندوں کو پکارتا ہے :اِبْنَ آدَمَ! مَا اَنْصَفْتَنِیْ اے آدم کی اولاد! تم نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا،اَذْکُرُكَ وَتَنْسَانِیْ میں تمہیں یاد کرتا ہوں تم مجھے بھول جاتے ہو، وَاَدْعُوْكَ اِلَیَّ وَتَذْھَبُ اِلٰی غَیْرِیْ میں تمہیں اپنی طرف بلاتا ہوں تم دوسروں کی طرف جاتے ہو،وَاُذْھِبُ عَنْكَ الْبَلَایَا وَاَنْتَ مُعْتَكِفٌ عَلَی الْخَطَایَا میں تم سے بلائیں دُور کرتا ہوں اور تم خطاؤں پر کمر بستہ رہتے ہو، اے آدم کی اولاد! مَا اِعْتِذَارُكَ غَدًا اِذَا جِئْتَنِیْ جب تمہارا یہ حال ہے کہ میں تم سے بلائیں دور کرتا ہوں تم خطاؤں پر رہتے ہو، میں تمہیں یاد کرتا ہوں تم مجھے بھول جاتے ہو، میں تمہیں پکارتا ہوں تم غیروں کی طرف جاتے ہو، تو کل روزِ قیامت جب تم میری بارگاہ میں آؤ گے تو تمہارے پاس کیا عذر ہو گا۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ کیسی عبرتناک پکار ہے۔ کاش! ہم اس کو سمجھیں اور عملی طور پر اپنے رَبِّ کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیں، ہمارے آقا و مولیٰ مکی مدنی سرکار صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسَلَّم نے جو دُعا کی تعلیم ارشاد فرمائی ہے، اس دُعا کو پڑھنے کا اپنا ذہن بنائیں، روزانہ کی عادت بنائیں، صبح جب اٹھیں تو ذوق و شوق کے ساتھ یہ دعا پڑھ لیں:لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ وَسَعْدَیْكَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْكَ میں حاضر ہوں، یااللہ! میں حاضر ہوں۔ سعادت تیری ہی طرف سے ہے، میں تجھ سے میں سعادت کا سوال کرتا ہوں، ساری کی ساری بھلائیاں

1…شرح حدیثِ لبیك اللھم لبیك، صفحہ:27۔

تیرے ہی دست قدرت میں ہیں۔زبان سے یہ دعا پڑھیں اور ساتھ ہی ساتھ اس پر عمل کی بھی نیت کریں، عملی طور پر ہم یہ اظہار کریں کہ یا اللہ! میں حاضر ہوں تُو نے جو حکم ارشاد فرمایا ہے میں اس پر سرِ خم تسلیم کرتا ہوں۔اللہ کریم ہم سب کو عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نیک عمل نمبر 43 کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارا پیارا دین ہمیں باطنی صَفائی کے ساتھ ساتھ ظاہری سُتھرائی کا بھی دَرْس دیتا ہے، لہٰذا ہمیں بھی چاہیے کہ صفائی کا خاص خیال رکھیں اور اپنے لباس، بدن، عمامہ، چادر، جُوتے، گاڑی، گھر، گلی محلّے اور بازار وغیرہ کی صفائی کا اِہتمام کریں ، بالخُصُوص مسجد کی تعظیم کی نِیَّت سے آنے سے پہلے غُسل یا اچھی طرح وُضو کرکے، اچھی خُوشبو لگاکر، صاف سُتھرا لباس پہن کر آئیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عبادت میں خُشوع وخُضوع حاصل ہوگا۔اپنی دینی اور اخلاقی تربیت کیلئے دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے۔ شیخ طریقت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے ہمیں جو 72 نیک اعمال عطا فرمائے ہیں ان میں سے ایک نیک عمل نمبر 43 یہ ہے: کیا آپ صفائی ستھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (صفائی ستھرائی: یعنی بدن، لباس، گھر اور جہاں کام کرتے ہیں وہ جگہ اور وہاں کی اشیا صاف رکھنا وغیرہ، سلیقہ: یعنی وقت کی پابندی، گھر اور اپنی یا کسی اور کی گاڑی میں بیٹھتے وقت بلاضرورت زور سے دروازہ بند نہ کرنا اپنے گھر، تعلیم گاہ، دفتر یا کسی کے ہاں کی جو چیز

اجازت ہونے کی صورت میں اٹھائی پھر اسی جگہ رکھنا وغیرہ)۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شعبہ مدنی قافلہ

پیارے اسلامی بھائیو! جوں جوں وقت گزرتا جارہا ہے مسلمانوں کی عملی کیفیت ابتر سے ابتر ہورہی ہے، نمازوں کا جذبہ کم ہورہا ہے، گناہوں کی نحوست پھیل رہی ہے اور ان گناہوں کے تباہ کُن اثرات گھروں تک پہنچ کر ہماری نسلوں کی بربادی کا سبب بن رہے ہیں۔ ایسے نازک حالات میں ضرورت تھی کہ امتِ محبوب کا درد رکھنے والے افراد گاؤں گاؤں، شہر شہر اور ملک ملک سفر کرکے لوگوں کی اصلاح کریں اسی مقصد کے لئے دعوتِ اسلامی کے تحت ایک شعبہ بنام "مدنی قافلہ" قائم کیا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! شعبہ مدنی قافلہ نے دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے ایک نظام بنایا ہے جس کے ذریعے ہزاروں اسلامی بھائی مدنی قافلے کے مسافر بنتے ہیں جس کی بدولت غیر مسلموں کو اسلام کی نعمت میسر آتی ہے، گناہ گاروں کی اصلاح ہوتی ہے، مسجدیں آباد ہوتیں اور معاشرے میں نیک بننے اور بنانے کے نسخوں پر عمل شروع ہوجاتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

انگوٹھی پہننے کی سنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمِیْرِ اَہْلِسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رِسالے "163 مَدَنی پھول" سے انگوٹھی کی چند سُنّتیں اور آداب سنتے ہیں۔ ☆مرد کو سونے کی اَنگوٹھی پہننا حرام ہے۔ اللہ پاک کی رحمت بن کر دنیا میں تشریف لانے والے

نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے سونے کی اَنگوٹھی پہننے سے مَنع فرمایا۔ (بخاری، ۶۷/۴، حدیث: ۵۸۶۳) ☆(نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زَیور پہنانا حرام ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا ۔ (بہارِ شریعت، ۴۲۸/۳، دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار، ۵۹۸/۹)، ☆لوہے کی اَنگوٹھی جہنّمیوں کا زیور ہے۔(ترمذی، ۳۰۵/۳، حدیث: ۱۷۹۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿اعلان:﴾

انگوٹھی پہننے کی بقیہ سنتیں اور آداب تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ

مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (3)

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (4)

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

3 . . . القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

4 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

﴾5﴿ قُربِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخص آیا تو حُضُورِ اَنور صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنۡہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴾6﴿ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعظّم ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[2]

﴾1﴿ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنۡہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[3]

---

[1] ... القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

[2] ... الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

[3] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[1]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 6 جون 2024ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

انگوٹھی پہننے کی بقیہ سنتیں اور آداب

☆مَرْد کیلئے وہی اَنگوٹھی جائز ہے جو مَردوں کی اَنگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرْف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زِیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مَرد کے لیے ناجائز ہے (رَدُّالْمُحتار، ۹/۵۹۷) ☆بِغیر نگینے کی اَنگوٹھی پہننا ناجائز ہے کہ یہ اَنگوٹھی نہیں چھلّا ہے، ☆اگر کسی اِسلامی بھائی نے دھات کا کَڑا یا دھات کا چھلّا، ناجائز اَنگوٹھی، یا دھات کی زنجیر (BRACELET-CHAIN) پہنی ہوئی ہے تو اَبھی اَبھی اُتار کر تَوْبہ کر لیجئے اور آئندہ نہ پہننے کا عہد کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

[1] ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

☆کفر و فقر سے بچنے کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"شب قدر کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۤ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَ الْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

(سُنَنُ النَّسَائی ص ۲۳۱ حدیث ۱۳۴۴)

ترجمہ: اے اللہ پاک میں کفر، فقر اور عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(مدنی پنج سورہ، ص222)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا

کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُالکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھا پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟

(17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہَجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟ (36) اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صُورَت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے)

سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یامَعَاذَ اللہ بلااِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کرکے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟(52)زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستِعمال(یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر)مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے(یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55)عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12مرتبہ☆اشارے سے گفتگو12مرتبہ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12مرتبہ

ہفتہ وار10نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن(مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر(یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جاکر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟ (64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار علاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو(جو پہلے دینی احول میں تھے، یا پہلے اِجتماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ3نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کرکے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68)اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم(یاامام مسجد، مؤذّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ1نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے2نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز(12دینی کام کورس، 7دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر

مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد